



تاریخ: 20-05-2013

1

ریفرنس نمبر: Lar 3796

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا کہنا ہے کہ رجب کے مہینے میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں، اپنے اس قول پر مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت کو بطور دلیل پیش کرتا ہے: ”عن خرشة بن الحر، قال: رايت عمر يضرب اكف الناس في رجب، حتى يضعوهافي الجفان، ويقول: كلوا، فانما هو شهر كان يعظمه اهل الجاهلية“ ترجمہ: خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو کھانے سے ہاتھ روکنے پر مارتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ ان کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا (اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) فرماتے: ”کھاؤ“ کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں تعظیم کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 9758) مزید یہ کہتا ہے کہ جن روایات میں رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کے فضائل کا ذکر ہے، وہ روایات ضعیف ہیں، لہذا ان پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ اس تناظر میں چند سوالات کے جوابات مطلوب ہیں:

(1) رجب کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

(2) کیا رجب کے روزوں کے فضائل سے متعلق ساری روایات ضعیف ہیں؟

(3) جو ضعیف ہیں وہ تعدد طرق سے حسن ہوتی ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتیں، تو ان پر عمل کرنا کیسا ہے؟

(4) زید نے جو روایت بیان کی ہے، اس کا کیا جواب ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

(1) رجب کے مہینے میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ چنانچہ فتاویٰ ہندیہ، جلد 1، صفحہ 202 اور فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:

”المرغوبات من الصيام أنواع أولها صوم المحرم والثاني صوم رجب والثالث صوم شعبان“ ترجمہ: مستحب

روزوں کی چند قسمیں ہیں، جن میں سے پہلے محرم کے روزے اور دوسرے رجب کے روزے اور تیسرے شعبان کے روزے ہیں۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ، جلد 2، صفحہ 118، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

الفقہ علی المذاهب الاربعہ میں ہے: ”یندب صوم شہر رجب وشعبان“ ترجمہ: ماہ رجب اور شعبان کے روزے

(الفقہ علی المذاهب الاربعہ، جلد 1، صفحہ 507، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

رکھنا مستحب ہے۔

بلکہ اس مہینے میں روزے رکھنا تو خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ صحیح مسلم شریف مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 344، حدیث نمبر 9748، امالی ابن بشران، جلد 1، صفحہ 253، میں شرط مسلم پر سند صحیح کے ساتھ حدیث پاک مروی ہے، واللفظ لاول: ”عثمان بن حکیم الانصاری، قال: سالت سعید بن جبیر عن صوم رجب ونحن يومئذ في رجب فقال: سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما، یقول: ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول: لا یفطر، ویفطر حتی نقول: ”لا یصوم“ ترجمہ: عثمان بن حکیم الانصاری فرماتے ہیں، میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا اور اس وقت رجب کا مہینا تھا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: فرما ہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے، یہاں تک کہ ہم کہتے کہ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے، یہاں تک کہ ہم کہتے: روزہ نہیں رکھیں گے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، جلد 2، صفحہ 811، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(2، 3) رجب کے روزوں کے متعلق ساری روایات ضعیف نہیں ہیں، بلکہ اس پر صحیح احادیث بھی موجود ہیں، جیسا کہ جواب نمبر ایک میں ہم نے صحیح مسلم کی صحیح روایت نقل کی ہے اور جو ضعیف ہیں، وہ بھی تعدد طرق و شواہد و توابع کی وجہ سے حسن کے درجے میں چلی جاتی ہیں اور بالفرض اس پر صرف ضعیف روایات ہی ہوتیں، تو بھی روزے رکھنے کی ممانعت کا قول کرنا درست نہیں کہ تمام ائمہ حدیث کا اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث بھی معتبر ہوتی ہیں۔

اصول حدیث کا یہ اصول ہے کہ اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے مروی ہو، تو وہ قوی ہو کر حسن لغیرہ کے درجے تک پہنچ جاتی ہے، چنانچہ ”التیسیر بشرح الجامع الصغیر“ میں ایک ضعیف حدیث کے بارے میں ہے: ”وہو ضعیف کما قال المنذری وغیرہ لکنہ یقویہ ما بعدہ فہو حسن لغیرہ“ ترجمہ: اور وہ ضعیف ہے، جیسا کہ منذری اور ان کے علاوہ نے کہا، لیکن اس کے بعد والی نے اُس کو قوی کر دیا، تو وہ حسن لغیرہ ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، جلد 1، صفحہ 167، مکتبۃ الامام الشافعی، الرياض)

الادب فی رجب میں ہے: ”وقد جاء فی فضائل صومه احادیث ضعیفة تصیر بکثرة طرقها قویة مع ان الاحادیث الضعیفة الاحوال معتبرة فی فضائل الاعمال یعنی تفید“ ترجمہ: اور تحقیق رجب کے فضائل کے بارے میں احادیث ضعیفہ وارد ہیں، کثرت طرق کی وجہ سے وہ قوی ہو گئی ہیں باوجودیکہ وہ احادیث ضعیفہ ہیں، فضائل اعمال میں معتبر ہیں، یعنی عمل کا فائدہ دیتی ہیں۔ (الادب فی رجب، صفحہ 39، المکتب الاسلامی، دارعمار، بیروت)

فضائل میں ضعیف حدیث معتبر ہونے کے حوالے سے مرآة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، جلد 2، صفحہ 806 پر

ہے: ”وہو یعمل بہ فی فضائل الاعمال اتفاقاً“ ترجمہ: اور بالاتفاق ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں عمل کیا جائے گا۔

اسی کتاب کے ایک دوسرے مقام پر ہے: ”اجمعوا علی جواز العمل بالحديث الضعیف فی فضائل الاعمال“
ترجمہ: فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، جلد 3، صفحہ 895، دار الفکر، بیروت)

ایک اور مقام پر یوں ہے: ”ومعتبر فی فضائل الاعمال عند الكل“ ترجمہ: اور فضائل اعمال میں تمام کے نزدیک معتبر

ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، جلد 7، صفحہ 2754، دار الفکر، بیروت)

شرح مسند ابی حنیفہ میں ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”باسناد ضعیف لکنہ قوی حیث یعمل بہ فی فضائل الاعمال واللہ اعلم بالاحوال“ ترجمہ: اسناد ضعیفہ کے ساتھ مروی ہیں، لیکن فضائل اعمال میں عمل کے اعتبار سے قوی ہیں اور اللہ عزوجل احوال کو بہتر جانتا ہے۔

(شرح مسند ابی حنیفہ، جلد 1، صفحہ 26، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”اور فضائل اعمال میں حدیث ضعیفہ باجماع ائمہ مقبول

ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 649، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(4) زید نے جو روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے، اس کا مطلب شارحین حدیث نے

یہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص زمانہ جاہلیت کی طرح اس مہینے میں روزہ کو واجب جانتے ہوئے رکھے، تو ممنوع ہے، ورنہ منع نہیں کہ

یہ نفلی روزہ ہے اور اس سے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں۔ العلامة الشیخ علی بن سلطان محمد القاری فرماتے ہیں: ”فمحمول علی

اعتقاد وجوبہ، کما فی الجاہلیۃ“ ترجمہ: تو ممانعت کو اس کے واجب ہونے کے اعتقاد پر محمول کیا جائے گا، جیسا کہ زمانہ

جاہلیت میں تھا۔ (الادب فی رجب، صفحہ 39، المكتب الاسلامی، دار عمار، بیروت)

لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ کسی کے وسوسہ کی وجہ سے اپنی عبادات میں سستی نہ کریں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کثیر کی امید پر

رجب کے مہینے میں خوب خوب عبادت کریں۔

اس موضوع پر تفصیلی معلومات کے لیے العلامة الشیخ علی بن سلطان محمد، ابوالحسن نور الدین الملا اہروی القاری علیہ رحمۃ اللہ

الباری کی تصنیف لطیف ”الادب فی رجب“ کا مطالعہ بہترین ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتبہ

مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

09 رجب المرجب 1434ھ 20 مئی 2013ء

3